سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

وجے کمار نگم (ڈیڈ) بذریعہ لیگل ہیرس

بنام

ریاست ایم۔ پی۔ اور دیگران

6 نومبر 1996

[کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹسز]

ملازمت قانون :

تادیبی تفتیش ۔ سب انسپکٹر آف پولیس ۔ جو اکے منتظم سے غیر قانونی رشوت لینے کا الزام۔ مجرم کے خلاف بدسلوکی ثابت۔ ملازمت سے برطرفی ۔ مجرم کی درخواستیں کہ اسے ابتدائی انکوائری کی رپورٹ کی کاپی فراہم نہیں کی گئی تھی اور مجرم کے خلاف شریک ملزم کا بیان ثبوت میں نا قابل قبول تھا۔ برقرار، پائیدار نہیں۔ ابتدائی رپورٹ صرف یہ فیصلہ کرنے اور جائزہ لینے کے لئے ہے کہ کیا کوئی کارروائی کرنا ضروری ہوگا۔ مجرم کے خلاف تادیبی کارروائی اور اس سے ملازم کے خلاف برطرفی کا حکم جاری کرنے کی کوئی بنیاد نہیں بنتی۔ محکمانہ انکوائری میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ آیا کوئی مجرم دوسرے کے ساتھ شریک ملزم ہے یا نہیں اور اس میں درج ثبوت ایکٹ کی دفعات کے مطابق ثبوت نہیں ہیں۔ لہذا اپیل کنندہ کی طرف سے اعتراض کیے گئے دوسرے مجرم ملازم کے بیان کو بھی ریکارڈ کا حصہ بنایا گیا جسے اپیل کنندہ کے خلاف بدسلوکی کے الزام کا فیصلہ کرنے میں مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔

انتظامی قانون:

قدرتی انصاف ۔تادیبی تفتیش ۔مجرم کو ابتدائی انکوائری کی رپورٹ کی کاپی کی عدم فراہمی، قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2564 آف 1980۔

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 1974 کے ایم پی نمبر 204 میں 2.5.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کے لئے نیمو۔

جواب دہندگان کے لئے ایس۔کے۔اگنی ہوتری۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اگرچہ اپیل گزار کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا ہے،لیکن وہ ذاتی طور پر یا وکیل کے ذریعہ پیش نہیں ہوئے۔ہم نے ریاست کے ماہر وکیل جناب ایس کے اگنی ہوتری کی مدد لی ہے۔

درخواست گزار نے سب انسپکٹر کے طور پر کام کرتے ہوئے اور ضلع جگدل پور کے پولیس اسٹیشن پکھنجور کے انچارج کی حیثیت سے غیر قانونی رشوت وصول کرنے پر این کے گھوش نامی ایک شخص کے مشترکہ جوا گھر کو چلانے سے روکنے کی کوشش کی۔نتیجتاً،ان کے خلاف شروع کی گئی محکمانہ جانچ میں انکوائری افسر نے مناسب جانچ کے بعد اور انہیں موقع دینے کے بعد پایا کہ اپیل کنندہ نے جوا کے منتظم این کے گھوش سے غیر قانونی رشوت حاصل کی تھی۔اس طرح ان کے خلاف بدسلوکی ثابت ہوگئی۔اس کی بنیاد پر انہیں 31 جولائی 1971 کے حکم کے ذریعے ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔اپیل پر انسپکٹر جنرل آف پولیس نے 21 جنوری 1974 کے حکم سے اس کی تصدیق کی۔اسے ایم آئی ایس سی پٹیشن نمبر 204/74 میں چیلنج کیا گیا۔ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے 2 مئی 1978 کے اپنے فیصلے میں اس کو خارج کر دیا تھا۔لہٰذا یہ اپیل خصوصی جماعت کے ذریعے کی گئی ہے۔

ہائی کورٹ میں غور وخوض کے لئے دو بنیادوں پر زور دیا گیا ہے اور اپیل میں اس کا اعادہ کیا گیا ہے ۔بنیادی بنیاد یہ تھی کہ محکمانہ جانچ شروع کرنے سے پہلے ان کے خلاف کی گئی ابتدائی جانچ کی رپورٹ انہیں فراہم نہیں کی گئی تھی اور اس لئے یہ قدرتی انصاف کے اصول کی خلاف ورزی ہے ۔ ہائی کورٹ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا ہے اور ہمارے خیال میں یہ بالکل درست ہے ۔ابتدائی رپورٹ صرف یہ فیصلہ کرنے اور اس بات کا جائزہ لینے کے لئے ہے کہ آیا مجرم افسر کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کرنا ضروری ہوگا اور یہ ملازم کے خلاف برطرفی کا حکم جاری کرنے کے لئے کوئی بنیاد نہیں بناتا ہے ۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی پایا کہ ابتدائی جانچ کے دوران ریکارڈ کیے گئے رپورٹ کی بنیاد بننے والے تمام افراد کے بیانات مجرم افسر کو فراہم کیے گئے تھے، اس کے بعد ایف ٹی نے دلیل دی کہ ایک کانسٹیبل، یعنی پالی رام ایک شریک ملزم تھا، جس پر اپیل کنندہ کے ساتھ فرد جرم عائد کی گئی تھی اور اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ کرتے وقت اس کے ثبوت وں کو مدنظر رکھا گیا تھا جو ثبوت میں ناقابل قبول ہے ۔محکمانہ جانچ میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی مجرم افسر دوسرے کے ساتھ شریک ملزم ہے یا نہیں ۔ یہ آئی پی سی یا بدعنوانی کی روک تھام کے قانون کے تحت افسر کے خلاف قانونی چارہ جوئی میں پیدا ہوگا۔محکمانہ جانچ میں درج کیے گئے ثبوت ثبوت ایکٹ کی دفعات کے مطابق ثبوت نہیں ہیں ۔لہٰذا پالی رام کا بیان بھی ریکارڈ کا حصہ بنا جسے اپیل کنندہ کے خلاف بدسلوکی کا فیصلہ کرتے وقت مدنظر رکھا جا سکتا ہے ۔انسپکٹر جنرل آف پولیس نے کہا تھا کہ اگر اس ثبوت کو غور سے خارج کر دیا گیا تو بھی اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے کافی ثبوت موجود ہیں کہ اپیل کنندہ نے جوا کے منتظم سے غیر قانونی طور پر رشوت لی تھی ۔لہٰذا ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن کو خارج کرنے میں قانون کی کوئی غلطی نہیں کی ہے ۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے، کوئی لاگت نہیں ۔

آر ۔ پی ۔

اپیل خارج کر دی گئی ۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document